© rasailojaraid.com

# ادبیات

## نالۂ سحری

(از جناب اکمؔ مظفرنگری)

جنون و عقل کے ہیں شیوہ ہائے فتنہ گری
مذاقِ بخیہ گری ہو کہ شغلِ جامہ دری

یہ بے خودیٔ شبِ عیش تابہ کے جاگو
ہوا طلوع وہ دیکھو سپیدۂ سحری

نگاہِ ناز کے سیراب ہو چکے ٹھنڈے
تڑپ رہا ہے ابھی تک خرابِ کم نظری

قدم قدم پہ نہ مجھ کو نویدِ منزل دے
حریفِ شوق نہ بن مدعیٔ راہ بری

کچھ انقلاب کے آثار ہیں فضاؤں میں
الٰہی اور بڑھے عمرِ نالۂ سحری

تو صبح و شام اسیری کی روئداد نہ پوچھ
قفس ہے مَیں ہوں اور اک عالمِ شکستہ پری

سرشکِ غم ہے اِدھر ضو فگن سرِ مژگاں
اُدھر فلک پہ ہے روشن ستارۂ سحری

تری نگاہِ تجلی شناس ہو تو دیکھ
پسِ حجابِ دو عالم کسی کی جلوہ گری

زمیں پہ دیکھئے کب تک جگائے گا فتنے
نجومِ چرخ کا راتوں کو شوقِ نغمہ گری

نگاہِ شوق تو کم حوصلہ نہیں لیکن
فریبِ جلوہ سے بڑھتی ہے میری بے خبری

گلوں پہ کون گلستاں میں اعتبار کرے
جنونِ عشق کی کرتے ہیں خود یہ پردہ دری

نفس نفس میں ہیں بیدار آتشیں نغمے
لہو ترنگ ہے ہر لحظہ کاوشِ جگری

تو میرے سوزِ جگر کے تصرفات کو دیکھ
برنگِ شعلہ بھڑکتی ہے آنسوؤں کی تری

جو ماورائے تعین گیا ہے لے کے مجھے
کسے خبر ہے کہ وہ تھا کمالِ بے خبری

اسی سے عزمِ جواں میں ہوئی خودی پیدا
بنا گئی ہے مجھے تو فغاں کی بے اثری

مریضِ عشق نہ کیوں بے نیازِ درماں ہو
کہ راس نہ آسکی اس کو سعیٔ چارہ گری

نگاہِ شوق کو مژدہ کہ بعد مدت پھر
فرازِ طور پہ ہے اہتمامِ جلوہ گری

کھلیں گے اس پہ وجود و عدم کے رازِ نہاں
ادا شناسِ حقیقت ہے جس کی دیدہ وری

تو مصلحت پہ نہ کر راہِ عشق میں تکیہ
یہاں تو کام اگر آئے گی تو بے جگری

ہنر فروش مری پستیوں کو دیکھتے ہیں
بہت بلند ہے میرا مقام بے ہنری

بتاؤ بارِ امانت کو کون اٹھا لیتا
اگر قبول نہ کرتا اکمؔ یہ دردِ سری

© rasailojaraid.com